السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب ہم دیوبندی علماء سے آمین کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو یہ جواب ملتا ہے کہ اس وقت کے لوگ بھاگ جاتے تھے ۔ اس لیے حکم ہوا کہ آمین کہو،تاکہ معلوم ہو کون کون نماز ادا کر رہا ہے ۔ کیا یہ صحیح کہتے ہیں ۔ ؟ (حاجی نذیر خان دامان حضرو)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آمین کی مخالفت کرنے والے ان لوگوں کی مذکورہ بات بالکل جھوٹ ہے کیونکہ آمین بالجہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ۔

(فجہر بآمین "" پس آپ نے آمین بالجہر کہی ۔ (سنن ابی داوٗد : 933وسندہ حسن "

(سیدنا ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے مقتدی اس طرح آمین کہتے تھے کہ مسجد میں آمین کی آواز بلند ہوتی تھی دیکھئے صحیح بخاری (قبل ح 780

(یاد رہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین آمین کہہ کر بھاگنے والے نہیں تھے ۔ تفصیل کے لیے دیکھئے میری کتاب "القول المتین فی الجہر بالتامین "(الحدیث :61

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاة۔صفحہ333

محدث فتویٰ